سوال

نماز میں جوتے سامنے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ "محدث " نومبر 1999ء شعبان 1420ھ ج 31 عدد 11۔ علامہ البانیؒ نمبر ص 61تا63۔ شیخ حافظ ثناء اللہ الدنی حفظہ اللہ کا مضمون ہے ،اس میں لکھا ہے کہ شیخ مدنی نے علامہ البانی سے ایک سوال پوچھا کہ جوتے سامنے رکھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟ علامہ البانی نے جائز قرار دیا تو شیخ مدنی نے طبرانی صغیر ص 165 مطبع انصاری دہلی سے ایک روایت پیش کی تو علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا۔ پھر شیخ مدنی نے علامہ صاحب کا تبصرہ الشیخ عبداللہ روپڑیؒ کو بھیجا تو انھوں نے تفصیلی جواب لکھا مگر تا حال کوئی جواب نہیں آیا۔ محترم !میری اس مسئلے پر اپنے جامعة الدراسات کے ایک استاذ سے بات ہوئی تو انھوں نے بھی شیخ مدنی کی حمایت کی ۔۔اس مسئلے میں حق بات کیا ہے ؟ دلائل سے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شاید آپ کی مراد طبرانی کی درج ذیل حدیث ہے : اذا خلع احدکم نعلیه فی الصلوة فلا یجعلهما بین یدیه فیاتم بهما___الخ

اگر تم میں سے کوئی نماز میں جوتے اتارے تو اپنے سامنے نہ رکھے۔ پس ان کے ساتھ اقتدا کرے (المعجم الصغیر ج 2ص 13۔14ح 818 بترقیمی)

شیخ علامہ البانیؒ نے اسے "ضعیف جدا" قرار دیا ہے۔ (السلسلة الضعیفة ج 2ص 415ح 982)

اس کے دو راوی زیاد بن ابی زیاد الجصاص اور ابو سعید المسیب بن شریک الشقری دونوں سخت مجروح ومتروک تھے لہذا یہاں شیخ البانیؒ کی تحقیق بالکل صحیح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص410